سورة آل عمران

آيات ١١٥ - ١١٠

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ
اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
الْاَدْبَارَ ۟ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ق لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ
اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
❶
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
❷
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
❸
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
❹
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
❺
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
❻
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

كُنْتُمْ - تم لوگ ہو

خَيْرَ اُمَّةٍ - ایک ایسی بہترین امت ہو جو

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ - نکالی گئی لوگوں کے لیے

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ - تم تلقین کرتے ہو نیکی کی

وَتَنْهَوْنَ - اور منع کرتے ہو

عَنِ الْمُنْكَرِ - برائی سے

وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ - اور تم لوگ ایمان لاتے ہو

وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

وَلَوْ اٰمَنَ - اور اگر ایمان لاتے

اَهْلُ الْكِتٰبِ - اہل کتاب

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ - تو یقیناً بہتر ہوتا ان کے لیے

مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ -ان میں سے ایمان لانے والے (بھی) ہیں

وَ اَكْثَرُهُمُ - اور (جبکہ) ان کی اکثریت

الْفٰسِقُوْنَ - نافرمانی کرنے والی (ہی) ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۱۰

اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو یہ اہل کتاب ایمان لاتے تو انہی کے حق میں بہتر تھا اگرچہ ان میں کچھ لوگ ایمان دار بھی پائے جاتے ہیں مگر ان کے بیشتر افراد نافرمان ہیں

You are now the best people brought forth for (the guidance and reform of) mankind. You enjoin what is right and forbid what is wrong and believe in Allah. Had the People of the Book believed it were better for them. Some of them are believers but most of them are transgressors.

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط

بنی اسرائیل کی منصب امامت سے معزولی اور امتِ مسلمہ کا تقرر

- یہ وہی مضمون جو سورۃ بقرہ میں دوسرے پارے کے شروع میں آ چکا ہے
- اس مضمون میں یہاں امت مسلمہ کی غرض تاسیس بیان کی جا رہی ہے۔ یعنی یہ پوری امت مسلمہ اس مقصد کے لیے بنائی گئی تھی
- دنیا کی امامت و رہنمائی کے جس منصب سے بنی اسرائیل اپنی نااہلی کے باعث معزول کیے جا چکے ہیں اس پر امت مسلمہ کو مامور کیا گیا ہے
- اس مضمون کو مکرر لانے کی حکمت- امت مسلمہ اپنے وجود میں آنے کے مقصد کو اچھی طرح سمجھ لے اور اس بارے میں کسی کو کوئی شک و شبہ نہ رہے (اس فریضے کو سرانجام دینے یا نہ دینے کی بنا پر ہی ان پر حجت قائم ہو گی حشر کے میدان میں)
- امتِ مسلمہ کو خطاب کرکے انہیں ان کا فرض منصبی بتایا گیا ہے کہ اخلاق و اعمال کے لحاظ سے اب تم دنیا میں سب سے بہتر انسانی گروہ بن گئے ہو نیکی کو قائم کرنے اور بدی کو مٹانے کا جذبہ و عمل اور اللہ وحدہ لاشریک کو اعتقاداً و عملاً اپنا الٰہ اور رب تسلیم کرنا۔ لٰہذا اب یہ کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے اور تمہیں لازم ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور ان غلطیوں سے بچو جو تمہارے پیش رو کر چکے ہیں

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (لوگوں کے لیے نکالی گئی امت)

- خیر امت ہونے کا لقب یا اعزاز محض ایک عہدہ و منصب نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے
- یہ ایک ایسی ذمہ داری ہے جو امت کو انفرادیت دینے کے لیے کافی ہے کہ تم وہ بہترین امت ہو جنھیں لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے مقرر کیا گیا ہے
- تمہاری بعثت، قدر و منزلت اور تمہارے منصب کا تقاضا یہ ہے کہ تم اپنی فکر بعد میں کرو دوسروں کی فکر پہلے کرو حالانکہ انسانی سرشت اور فطرت اس کے بالکل برعکس ہے یعنی انسانی ترجیحات اور اس کی فکر مندیوں میں جو سب سے بڑا امتیاز ہے وہ اپنا (self-being) ہے
- اپنے ملک اور وطن کے لیے خواہش رکھنا کہ میں وسائل کی فراوانی ہو، سڑکیں صاف ستھری، مکانات خوبصورت اور کشادہ، کارخانے رواں دواں، سونا اگلتے کھیت، دولت کی ریل پیل ہو۔ ان میں سے کوئی خواہش بری نہیں۔ لیکن یہی تمام خواہشیں اور یہی تمام وسائل عذاب بن جاتے ہیں جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے پر عمل نہیں ہوتا، جانیں محفوظ نہیں ہوتیں، عزتیں اچھلتی ہیں، انصاف بے وقار ہوتا ہے، عدالتیں بکتی ہیں، احتسابی ادارے استحصال کا ذریعہ بن جاتے ہیں، حکمران عوام سے لاپراوہ

اس لیے کہ برائی کو روکنے والا اور نیکی کو پروان چڑھانے والا کوئی گروہ موجود نہیں، جو اسلام کے عدل اجتماعی کی بنیاد بنے (امت مسلمہ کو جتنی تاکید سے یہ یاد دہانی کروائی گئی اس کے باوجود امت اپنا فریضہ بھول گئی)

وَلَوۡ اٰمَنَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَڪَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ‌ؕ مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَڪۡثَرُهُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾

- علماء و مفسرین کے نزدیک امتِ محمدیہؐ کو تمام انبیاء علیہم السلام کی امتوں پر جو فوقیت اور فضیلت ہے وہ اس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کی وجہ سے ہے جو اس امت کا تمغہ امتیاز ہے
- اگرچہ پہلی امتیں بھی امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ایمان باللہ سے مشرف تھیں لیکن دوسری قوموں کے فیضان ہدایت سے ایک محدود علاقہ، ایک مخصوص قوم، وہ بھی ایک مقررہ وقت تک مستفیض ہو سکتی تھی لیکن اس امت کو یہ فریضہ تا قیامت اور دنیا کے تمام لوگوں کے لیے سرانجام دینا ہے
- انسانی معاشروں کی اصلاح، ایک آئیڈیل اسلامی معاشرے کا مشترکہ ہدف ہے
- اہل کتاب کو اس دین کو قبول کرکے اس امت مسلمہ میں شامل ہو جانے کی ترغیب ہے کہ وہ ایمان لا کر نئی زندگی کا آغاز کریں گے اور اپنے صدق و اخلاص سے اپنے لیے جو مقام پیدا کریں گے وہی ان کا حقیقی مقام ہوگا
- اس قدر مروت و رحملی کے باوجود افسوس یہ ہے کہ ان میں ایمان لانے والے بہت کم ہیں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نافرمان اور حد سے گزر جانے والے ہیں۔

لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى‌ؕ وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ - ہرگز نہ نقصان پہنچا سکیں گے تم کو

اِلَّاۤ اَذًى - مگر کچھ اذیت

اَذًی - ضرر (چاہے جسمانی ہو یا نفسانی)

وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ - اور اگر وہ لڑیں گے تم سے

يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ - (تو) وہ پیٹھ پھیریں گے تم سے

ادبار - دُبر کی جمع (پشت - پیٹھ)

وَلَّی يُوَلِّي ، تَوْلِيَةً - پھرنا، پشت پھیر کر بھاگنا (II)

ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ - پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی

یہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے، زیادہ سے زیادہ بس کچھ ستا سکتے ہیں۔ اگر یہ تم سے لڑیں گے تو مقابلہ میں پیٹھ دکھائیں گے، پھر ایسے بے بس ہوں گے کہ کہیں سے ان کو مدد نہ ملے گی۔

They will not be able to harm you except for a little hurt, and if they fight against you they will turn their backs (in flight), and then they will not be succoured.

لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى‌ ؕ وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ ۗ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

یہود کی اجتماعی اور عسکری قوت سے متعلق چند پیشگوئیاں

- یہاں یہود کا نام تو نہیں لیا گیا لیکن سیاق و سباق اور اسلوب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مفسرین نے اس آیت کا شان نزول یہودیوں کو قرار دیا ہے
- مسلمانوں کے لیے یہود کے بارے **پہلی پیشن گوئی** یہ کی گئ کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت، امتِ مسلمہ کا تاسیس، قبلہ کی تبدیلی اور منصبِ امامت سے معزولی ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کریں گے اور وہ اپنی تاریخی جبلت سے مجبور ہو کر جو ان سے بن پڑے گا تمہارے خلاف اقدام کریں گے
- **دوسری پیشن گوئی**۔ یہ دعوت اسلامی کو کوئی حقیقی ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔ نہ امت مسلمہ کی اس تشکیل پر اثر انداز ہو سکیں گے۔ نہ اسلام کی دعوت کو روک سکیں گے۔ (کوئی بڑا نقصان نہ پہنچا سکیں گے)۔ ہاں تھوڑی بہت تکلیف اور کوفت کا باعث بنتے رہیں گے
- **تیسری پیشن گوئی**۔ اگر وہ تم سے لڑنے کے لیے میدان میں آئے تو پیٹھ پھیر کے بھاگیں گے
- **چوتھی پیشن گوئی**۔۔ان کی کہیں سے مدد نہ کی جائے گی اور اپنے آپ کو بے یار ومددگار پائیں گے
- یہ پیشین گوئیاں حرف بہ حرف پوری ہوئی اور سرزمین عرب میں ان کے تمام قبائل ایسے ذلیل وخوار ہوئے کہ ہر طرف سے بالکل بے یار ومددگار ہو کر رہ گئے اور ذلت کے ساتھ وہاں سے نکال دیے گئے

لَنۡ یَّضُرُّوۡکُمۡ اِلَّاۤ اَذًی ؕ وَ اِنۡ یُّقَاتِلُوۡکُمۡ یُوَلُّوۡکُمُ الۡاَدۡبَارَ ۟ ثُمَّ لَا یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

جن کو یہود کے بارے میں پیشن گوئیاں بتائی جارہی ہیں وہ لوگ !

- سابقہ آیتِ کریمہ میں کچھ لوگوں کو خطاب ... كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ .... خطاب کا تسلسل .... لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ
- دونوں آیات میں " مخاطب " ایک ہی ہے
- جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ اپنا وظیفۂ حیات بنایا، ان کو یہ یہود نقصان یہ پہنچا سکیں گے۔ نیکی کا حکم دینے والے ... ان کے شر سے محفوظ رہیں گے
- دشمنانِ دین کے حملہ کے مقابلے میں مسلمانوں کا ناقابل شکست ہونا خدا پر ایمان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے ہے۔ اگر ایمان کا دعویٰ کرنے والے امر بالمعروف کے فریضے سے غفلت برتیں گے تو وہ اس وعدے اور پیشن گوئی کا مصداق نہ ہوں گے

ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ

ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ - تھوپ (مار) دی گئی ان پر

ثَقِفَ يَثۡقَفُ ، ثَقۡفًا - پایا جانا

الذِّلَّةُ - ذلت

ثقافت: کسی چیز کو مہارت کے ساتھ پالینا

اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا - جہاں کہیں وہ لوگ پائے جائیں

اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ - سوائے کسی معاہدے سے اللہ (کی طرف) سے

حَبل - رسی، شہ رگ کے علاوہ عہد و پیمان کے معنی بھی

وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ - اور کسی معاہدے سے لوگوں (کی طرف) سے

بَاءَ يَبُوءُ ، بَوۡءًا - لوٹنا، اقرار کرنا

وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ - اور وہ لوٹے ایک غضب کے ساتھ

مِّنَ اللّٰهِ - اللہ کی طرف سے

وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ - اور تھوپی گئی ان پر محتاجی

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ - یہ اس وجہ سے کہ وہ لوگ

كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ -انکار کیا کرتے تھے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی نشانیوں کا

وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ - اور قتل کرتے تھے انبیاء کو

بِغَيۡرِ حَقٍّ - کسی حق کے بغیر

ذٰلِكَ بِمَا - یہ اس وجہ سے جو

عَصَوۡا - انہوں نے نافرمانی کی

وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ - اور حد سے تجاوز کرتے تھے

عَصَى يَعصِي ، عَصْيًا و مَعْصِيَةً
نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا، مخالفت کرنا

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۟ۙ ١١٢

یہ جہاں کبھی پائے گئے ان پر ذلت کی مار ہی پڑی، کہیں اللہ کے ذمہ یا انسانوں کے
ذمہ میں پناہ مل گئی تو یہ اور بات ہے، یہ اللہ کے غضب میں گھر چکے ہیں، ان پر
محتاجی و مغلوبی مسلط کر دی گئی ہے، اور یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ یہ
اللہ کی آیات سے کفر کرتے رہے اور انھوں نے پیغمبروں کو ناحق قتل کیا۔ یہ ان کی
نافرمانیوں اور زیادتیوں کا انجام ہے۔

Wherever they were, they were covered with ignominy, except when they were protected by either a covenant with Allah or a covenant with men. They are laden with the burden of Allah's wrath, and humiliation is stuck upon them - and all this because they rejected the signs of Allah and slayed the Prophets without right, and because they disobeyed and transgressed.

ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ

قومِ یہود عبرت کا نمونہ

- یہود کا وجود اہل دنیا کے لیے عبرت کا نمونہ ہے۔ دنیا میں صفحۂ ہستی پہ بہت سارہ قومیں نمودار ہوئیں عروج وزوال کے مختلف ادوار سے گزریں اور بالآخر اپنے انجام کو پہنچ گئیں، آج محض انکا ذکر باقی ہے
- یہ واحد قوم ہے جو ہزاروں سال سے دنیا کے سٹیج پر زندہ ہے۔ اس نے زوال کا شکار ہونے کے بعد کبھی عروج کا منہ نہیں دیکھا۔ ایک عظیم منصب سے معزول کیے جانے کے بعد اسے کبھی عزت نہ مل سکی
- یہ قوم بطورِ سامان عبرت دنیا میں رہی کہ جو اللہ کی ناشکری کے جرم میں ماخوذ ہو دنیا کی اقوام اس کے طور اطوار دیکھ سکیں کہ کیوں ان کے ساتھ ایسا ہوا
- اس قوم کے اندر غیر معمولی ذہانت کے افراد پیدا ہوئے لیکن اللہ کی طرف سے جو ذلت اس پر تھوپ دی گئی ہے وہ کبھی عزت میں تبدیل نہیں ہو سکی
- ان کی غیر معمولی ذہانتیں کبھی خیر کو بالا بلند کرنے میں کام نہ آئیں، ان کی ایجادات ہمیشہ ظلم کا ذریعہ بنیں۔ ان کی منصوبہ بندی کی صلاحیت ہمیشہ سازشوں میں استعمال ہوتی رہی،۔ اس نے علم کے نام سے دنیا میں وہ وہ برائیاں پھیلائی ہیں، جن کا تصور ہی کپکپا دینے کے لیے کافی ہے، شاید اسی وجہ سے یہ جس ملک میں بھی رہے ہیں بالآخر وہاں سے نکالے گئے ہیں اور کبھی بھی انھیں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا

ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ

- بنی اسرائیل کا یوشع بن نون کی فتحِ فلسطین سے شروع ہونے والا دور سلیمانؑ اور داؤدؑ کے عہد میں اپنے عروج کو پہنچا۔ مگر اللہ سے کیے گئے عہد و پیمان کی مسلسل خلاف ورزی پر اللہ نے ان پر ذلت مسلط کر دی
- ۷۲۱ ق م میں آشوریوں (Assyrian) نے شمالی سلطنت اسرائیل کو تاخت و تاراج کیا
- پھر ۵۸۷ ق م بابل کے حکمران بخت نصر (Nebuchadnezzar) نے ان کی سطنت کو مکمل طور پر تباہ کر دیا، یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجادی، لاکھوں افراد کو قتل کیا، چھ لاکھ یہودی مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا اور ہیکلِ سلیمانی مسمار کر دیا
- بنی اسرائیل کی بابل کی قریباً سو سالہ اسیری کا دَور ان کی ذلت و رسوائی کا شدید ترین زمانہ ہے
- مسیح علیہ السلام سے تقریباً ساڑھے چار سو سال قبل حضرت عزیر علیہ السلام کے تجدیدی و اصلاحی کام کی بدولت ان کی نشاۃِ ثانیہ ہوئی (اور ان کا یہ دور ۳ سو سال پہ مشتمل ہے)
- بنی اسرائیل کا تیسرا دورِ زوال ۶۳ ق م میں رومی فاتح پومپئی (Pompeius) کے ہاتھوں یروشلم کی فتح سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے۔ ۷۰ء میں رومی جرنیل ٹائیٹس (Titus) نے دوبارہ یروشلم شہر اور ہیکل سلیمانی کو مسمار کیا. ایک لاکھ ۳۳ ہزار یہودیوں کو تہہ تیغ کر ڈالا اور ۶۷ ہزار کو غلام بنالیا

ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ

بنی اسرائیل کی ذلت - ایک غلط فہمی کا ازالہ

- بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا لیکن آج تو ان کا نمائندہ ملک ایک طاقتور ملک ہے محدود افرادی قوت کے باوجود ایک بڑا علاقہ فتح کرچکا ہے ، وسائل کی انتہائی کمی ہونے کے باوجود سائنسی طور پر ترقی یافتہ ہے، دفاعی لحاظ سے بہت مضبوط ہے اس لیے یہ صورتحال قرآن کی اس ذلت و مسکنت والی بات کے بالکل برعکس ہے !
- لیکن یہ بات ایک مغالطے اور فریبِ نظر کے سوا کچھ نہیں، قرآن کی بات ان کی تاریخ کے مجموعی تناظر میں ہے کہ یہ قوم ہر جگہ ذلیل ہو کر رہے گی بجز دو صورتوں کے۔ایک حَبۡلُ مِّنَ اللّٰہِ اور دوسرا حَبۡلُ مِّنَ النَّاسِ
- علامہ قرطبؒی نے فرمایا کہ اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ..... اس کلام میں اختصار ہے۔اس میں اَنۡ یّعۡتَصِمُوۡا محذوف ہے یعنی ذلت اور مسکنت اس قوم کا مقدر بنادی گئی ہے۔ یہ جہاں بھی رہیں گے ذلیل سمجھے جائیں گے۔ وقتی طور پر کہیں انھیں عروج مل بھی جائے وہ پائیدار نہیں ہوگا۔ وہی عروج ایک وقت گزرنے کے بعد ان کے لیے تباہی کا باعث ہوگا۔ جیسے تاریخ کے مختلف ادوار میں ہوتا رہا ہے۔
- اسی طرح ان پر مسکنت کی پھٹکار ماری گئی یعنی یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی عزت نفس سے محروم رہیں گے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

- ایک آزاد ملک ہونے، مضبوط معیشت رکھنے، ٹیکنالوجی میں بہت آگے ہونے کے باوجود دنیا کے لوگ ان کے بارے میں کیا سوچ رکھتے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ اگر کسی ملک کو دیگر ممالک نے تسلیم نہیں کیا ہوا تو وہ یہی ملک ہے، اقوامِ عالم نے ان کو ایک نسلی (Racist) ملک اور مذہب قرار دے رکھا ہے، ان کے مظالم اور غیر انسانی سلوک کو دنیا کے بدترین مظالم Holocaust سے موازنہ کیا جاتا ہے
- پھر قرآن کی یہ ڈیڑھ ہزار سالہ پیشن گوئی کس قدر درست ہے کہ ذلت و مسکنت سے باہر ان کو کوئی زندگی میسر آئے گی تو وہ دوسروں کے بل بوتے پر ہوگی (اس کو تاریخی تناظر میں دیکھیں.......)
- گزشتہ تاریخ میں انھیں آرام اور عزت کی زندگی صرف مسلمانوں ملکوں میں میسر آئی ہے (جیسے سلطنتِ ہسپانیہ وغیرہ میں) یا موجودہ صورتحال اب امریکہ کی مرہونِ منت- پچھلے ۷۰-۶۰ سال کی تاریخ پہ نظر ڈالیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ امریکہ کی سیاسی، عسکری، اقتصادی اور سفارتی مدد کے بغیر یہ ملک کبھی بھی ایک ملک کے طور پر موجود نہ رہ سکتا تھا
- **یہود پر ذلت و مسکنت کے اسباب**- انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا (اللہ کی کتاب کے حقوق ادا نہیں کیے، اس کی تنفیذ نہیں کی)، انبیاء علیہ السلام کو ناحق قتل کیا، دنیا طلبی اور حبّ دنیا میں ڈوب گئے اور اللہ کے دیئے گئے فریضے (امر بالمعروف...) کو بھول گئے، جب کوئی اپنے مقصدِ وجود کو بھول جائے تو...

لَيۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

لَيۡسُوۡا سَوَآءً - وہ لوگ نہیں ہیں برابر

سَواء - برابر (حالت اور مقدار کی برابری)

مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ - اہل کتاب میں سے

اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ - ایک گروہ ہے جو قائم ہے (دین پر)

يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ - وہ پڑھتے ہیں اللہ کی آیات

(ا ن ي)

اٰنَآءَ الَّيۡلِ - رات کے اوقات میں

أَناء - ساعت

أَنَى يَأۡنِي ، اناءً - وقت آنا

وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ - اور وہ سجدہ کرتے ہیں

مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں۔ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہ راست پر قائم ہیں،
راتوں کو اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں،

Yet all are not alike: among the People of the Book there are upright people who recite the messages of Allah during the hours of the night and prostrate themselves in worship.

لَيۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

اہل کتاب سب یکساں نہیں

- حقِ امانت کی ادائیگی کا جو قرآنی سبق انسانوں کو سکھایا گیا ہے اس کا اطلاق یہاں بھی
- چونکہ سابقہ آیات اور اس سے پہلے بھی یہود و نصاریٰ پر تنقید کے سلسلے میں ان کی بدترین بداعمالیوں کا ذکر کیا گیا ہے اس لیے لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ شاید تمام اہل کتاب ایک جیسے ہی ہیں
- ان لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو ان سے بالکل مختلف ہیں۔ پھر ان کی صفات بیان فرمائی گئی ہیں، کچھ ایسے تھے کہ جنہوں نے اللہ کے ساتھ جو عہد و میثاق باندھا اور اس کی شریعت پر چلنے کا جو عہد کیا وہ آج بھی پوری طرح اس پر قائم ہیں۔ ان کا اللہ سے تعلق کا حال یہ ہے کہ جب دنیا سو رہی ہوتی ہے تو وہ رات کے اوقات میں اٹھ کر کتاب الٰہی کی تلاوت کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ راتوں کو نیند سے اٹھ کر اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہونا اور پھر اس میں کتاب الٰہی کی تلاوت کرنا یہ اس لیے ہے کہ ان کا اپنے رب سے گہرا تعلق ہے۔ اسی تعلق کے اظہار کے لیے راتوں کو کبھی قیام میں ہوتے ہیں اور کبھی سجود میں۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اہل کتاب میں سے آپ ﷺ پر ایمان لے آئے

⇦ اسلام کی طرف سے اچھے لوگوں کا احترام اور ان کی تعریف کرنا اگرچہ وہ مسلمان نہ بھی ہوں

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ط

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ - وہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر

وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اور آخری دن پر

وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ - اور تلقین کرتے ہیں نیکی کی

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ - اور منع کرتے ہیں برائی سے

وَيُسَارِعُوْنَ - اور وہ باہم سبقت کرتے ہیں

فِى الْخَيْرٰتِ - بھلائیوں میں

وَ اُولٰٓئِكَ - اور وہ لوگ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ - نیکوکاروں میں سے ہیں

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔ یہ صالح لوگ ہیں۔

They believe in Allah and in the Last Day and enjoin what is right and forbid what is wrong, and hasten to excel each other in doing good. These are among the righteous.

محمد اقبال

يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُسَارِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ

اہل کتاب کے باایمان گروہ کے مزید خصائل کا تذکرہ

- اہلِ کتاب میں سے (ایک قلیل) باایمان گروہ کا تذکرہ جاری — یہ وہی گروہ ہے جو اپنے عہد پر قائم، شب بیدار اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں
- اب مزید ان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ آخرت پر ایمان رکھنے والے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والے اور نیکی اور بھلائی کے کاموں سبقت کرنے والے ہیں۔
- اس گروہ میں جو اگرچہ ان آیات کے نزول کے وقت تک اپنے اسلام کا اعلان نہیں کر سکے تھے لیکن اندر سے وہ بالکل مومن صادق تھے اور بالآخر وہ اسلام لے آئے
- ان لوگوں کو قرآن نے صالحین و متقین میں شمار کیا ہے۔ یہ لوگ جو نیکی بھی کریں گے اس کے اجر سے محروم نہیں رہیں گے۔ یہ اسلام میں آجانے کے بعد اپنی ان نیکیوں کا بھی پورا پورا اجر پائیں گے جو اسلام میں آنے سے پہلے انھوں نے کی ہیں۔ (ان کا تذکرہ پھر آگے اسی سورت آیت ۱۹۹ میں کیا گیا ہے)
- پچھلی امتوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کا تذکرہ ایمان کے ساتھ فرمایا

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

وَمَا يَفْعَلُوْا - اور جو (بھی) وہ لوگ کریں گے

مِنْ خَيْرٍ - کسی قسم کی کوئی بھلائی

فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ - تو ان سے ہر گز ناقدری نہیں کی جائے گی اس کی

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ -اور اللہ جاننے والا ہے]

بِالْمُتَّقِيْنَ - تقویٰ اختیار کرنے والوں کو

اور جو نیکی بھی یہ کریں گے اس کی ناقدری نہ کی جائے گی، اللہ پرہیزگار لوگوں کو خوب جانتا ہے

Whatever good they do shall not go unappreciated, and Allah fully knows those who are pious.

اضافی مواد

Reference Material

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے کام اور اہمیت کی تکرار

- پچھلی 10 آیات میں اس فریضے کا ۳ مرتبہ مختلف اسالیب میں ذکر
- اس کا ذکر امتِ مسلمہ کی ذمہ داری کی حیثیت سے بھی اور پچھلی امت کے ذمے ایک فریضے کے طور پر بھی
- خاص طور پر نئ امت کی تاسیس کے حوالے سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا خصوصی ذکر
- امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا مطلب ہے کہ نیکیوں کا حکم دینااور برائیوں سے روکنا
- یہ قرآن حکیم کی ایک جامع اصطلاح ہے اور ایک وحدت کے طور پر بیان ہوئی ہے۔ قرآنِ مجید میں ١١ مرتبہ اس کا ذکر اکٹھا آیا ہے لازم وملزوم کے طور پر (نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کا ایک ساتھ ذکر)
- قرآن میں جن اسالیب میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ذکر ہوا ہے اس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے:

1. سورة النحل میں اللہ تعالیٰ نے اس کام کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے کہ وہ خود یہ کام کرتا ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ (٩٠)
اللہ عدل، احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے

قرآن میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اسالیب

2. سورۃ الاعراف میں نبی اکرم ﷺ کی جہاں شانِ علو بیان ہوئی ہیں وہاں اللہ نے خود ان کا یہ فرض منصبی بھی بیان کیا ہے آپ معروف کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں : الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ (۱۵۷) جو اِس پیغمبر، نبی امی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر اُنہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے

3. اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کی نصائح کا قرآن مجید میں ذکر فرما کر ان کو دوام عطا فرما دیا ہے ان کی نصیحتوں میں اس کا بڑے شدومد سے بیان آیا ہے: يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (لقمان - ۱۷) اے میرے پیارے بچے! نماز قائم رکھ، نیکی کا حکم دے اور بدی سے روک۔ اور اس کام کی انجام دہی میں جو بھی تکلیف و مصیبت آئے اسے برداشت کر۔ یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے

4. بنی اسرائیل پر اللہ کی طرف سے عائد کردہ فردِ جرم میں یہ کام چھوڑنے کا خصوصی ذکر (بطورِ جرم) کہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق اس لئے بھی بنے کہ انہوں نے یہ کام چھوڑ دیا۔ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ (المائدہ - ۶۳) کیوں نہیں منع کرتے انہیں ان کے درویش (صوفی اور پیر و مرشد) اور علماء و فقہاء گناہ کی بات کہنے سے اور حرام خوری سے؟

قرآن میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اسالیب

5. بنی اسرائیل ہی کے ضمن میں یہ بھی کہ : كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (۷۹) یہ رہبان واحبار وہ لوگ ہیں کہ) جب ان کے یہاں منکر پر عمل ہو رہا تھا تو وہ اس سے منع نہیں کرتے تھے . کیا ہی بری روش تھی جس پر وہ چل رہے تھے

6. پھر بنی اسرائیل میں سے اہل سبت کا واقعہ بھی اِس مناسبت سے مذکور کہ وہ ان لوگوں نے سبت کے روز مچھلیاں پکڑنے والوں کو اللہ کی نافرمانی سے نہیں روکا سوائے چند لوگوں کے - پھر اللہ کے عذاب نے پوری قوم کو اپنی گرفت میں لے لیا سوائے چند ان لوگوں کے جنھوں نے یہ فریضہ انجام دیا : أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ "ہم نے عذاب سے بچایا ان کو جو روکتے تھے اس برے کام سے"

7. جب اس نئی امت (مسلمہ) کی تاسیس ہوئی تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا یہ کام اس امت کے ذمے ایک ذمہ داری اور فرض کے طور پر ان کے ذمے لگایا گیا : كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ - تم وہ بہترین امت ہو جسے ہم نے نکالا پوری نوعِ انسانی کے لئے. تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دو اور بدی سے روکو (۳/۱۱۰)

8. اسی بات کو مکرر لایا گیا دوسرے اسلوب میں: وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ - اور چاہیئے کہ تم میں ایک جماعت ایسی موجود رہے جو نیکی کی طرف بلاتی رہے اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برائی سے روکتی رہے .

قرآن میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اسالیب

9. اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بندۂ مومن کی سیرت و کردار میں درکار ظاہری و باطنی اوصاف بیان فرمائے ہیں، پہلے چھ انفرادی اوصاف کا ذکر التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُون.... پھر اجتماعی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے جو اوصاف درکار ہیں ان کا ذکر فرمایا الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ (۹/۱۱۲) یہ مومنین جنھوں نے جنت کے عوض اپنی جان اور اپنا مال اللہ کے ہاتھ بیچ دیا ہے) اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے ہیں، عبادت گزار ہیں، اس کا شکرادا کرنے والے، اس کی ثناء کرنے والے ہیں، (اس کے دین کی خاطر) زمین میں گردش کرنے والے ہیں، اس کے حضور میں رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں نیکی کا حکم دینے والے ہیں، بدی سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں (اے نبی ﷺ ان مومنین کو بشارت سنادیجئے

10. مومنین کے برعکس منافقین کی خصلتیں اور وظائف بھی متضاد: الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ.... ۚ (۹/٦٧) منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے سے ہی ہیں، (سب کی ایک ہی روش ہے. یہ معاشرہ میں) بری باتوں اور برے کاموں کو ترویج دیتے ہیں، اور خیر اور نیکی کے کاموں کے فروغ کو روکتے ہیں

قرآن میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اسالیب

11. اللہ نے قرآنِ حکیم میں مسلمانوں کو تَمَکُّنْ فِی الارض (حکومت و اقتدار) ملنے کے بعد ان کے بنیادی فرائض میں سے یہ اہم فریضے کے طور پر اس کا ذکر فرمایا (اور یہ حکم اسلامی حکومت کے بنیادی واساسی فرائض کے تعین کے لئے نصِ قطعی کا درجہ رکھتا ہے) الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ....وہ لوگ جنہیں ہم زمین میں تمکن واقتدار عطا فرمائیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ کا نظام قائم کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے

12. سابقہ رسولوں کی امتوں کا ذکر کرکے قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ جب رسولوں کی امتیں بگڑتی رہیں اور دین کی تعلیمات کو قبول کرنے سے انکار کرتی رہیں تو ایسی امتوں کو ہلاک کر دیا جاتا اور صرف ان تھوڑے سے لوگوں کو بچا لیا جاتا جو نہی عن الفساد کا فریضہ انجام دیتے رہتے تھے. فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ پھر کیوں نہ ان قوموں میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں ایسے اہل خیر موجود رہے جو لوگوں کو زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے؟ ایسے لوگ نکلے بھی تو بہت کم، جن کو ہم نے قوموں میں سے بچا لیا (سورہ ھود ــ ١١٦)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

- ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ: قرآن کریم کے وہ دس بارہ مقامات جہاں پہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ذکر ہے (جن کا تذکرہ گزشتہ کچھ سلائیڈز میں کیا گیا) کے تفصیلی مطالعے سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ کہ اگرچہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ذکر ایک اکائی کے طور پہ کیا گیا ہے (دونوں کا اکٹھا لیکن ان دونوں میں سے نہی عن المنکر (برائی سے روکنے) کی اہمیت زیادہ ہے
- لیکن اس کے بر عکس مسلمانوں مین ایک بہت بڑے طبقے کو یہ مغالطہ ہوا ہے کہ نہی عن المنکر کی ضرورت نہیں ہے. بس نیکی کا حکم دیتے رہو جب نیکی پھیلے گی تو منکر خود بخود مٹ جائے گا
- لیکن یہ ایک بہت بڑا مغالطہ ہے اور اگر یہ واقعی یہ درست ہوتا تو اللہ تعالیٰ ۱۱ مرتبہ قرآنِ کریم میں ان دونوں کا ذکر اکٹھا ایک اکائی کے طور پر نہ فرماتا-
- یہ مغالطہ نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک اور دیگر انبیائے کرام کی سیرتوں کے عدم مطالعے اور ان پر عدم غور و خوض کے نتیجے میں پیش آیا ہے
- دنیا میں آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ برائی اور برائی کی قوتیں خود بخود ختم ہو گئی ہوں، اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرمؐ اور دیگر انبیا و رسل کو جہاد کرنے، برائی اور برائی کو قوتوں کو بزور ختم کرنے کی نوبت کیوں آئی؟

امر بالمعروف و نہی عن المنکر - ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

- امر بالمعروف و نہی عن المنکر - دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں تاہم اگر قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ کے حوالے سے دیکھیں تو اہمیت کے اعتبار سے نہی عن المنکر اہم تر ہے
- مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رواہ مسلم. تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے اپنے زور بازو سے بدل دے. اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے (اسے برا کہے اور اسے بدلنے کی کوشش کرے) اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا جانے اور اس پر دلی کرب محسوس کرے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے
- اس مشہور حدیث میں صرف نہی عن المنکر کا ذکر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نہی عن المنکر کی حقیقت کو ایک تمثیل کے انداز میں بیان فرمایا ہے کہ ایک جہاز میں کچھ لوگ عرشہ پر سوار ہیں، کچھ لوگ نیچے ہیں یعنی نچلی منزل میں ہیں. نیچے والوں کو جب پانی لینا ہوتا ہے تب وہ اوپر آتے ہیں.......
- ان دو احادیث سے یہ واضح ہوا کہ اصل میں نہی عن المنکر ہی وہ شے ہے جو انسان کو نجات کا حق دار بناتی ہے

ان اسباب پر غور کیجیئے جن کی بنا پر ایک طبقے نے نہی عن المنکر کو اس الٰہی فریضے سے ساکت کر دیا!